السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برائی کو مٹادینے والی حدیث سے کیا مقصود ہے کہ جب تک برائی کا خاتمہ نہیں ہوتا ہم اس جگہ کو ترک کردیں جہاں وہ برائی موجود ہو یا وہاں موجود تو رہیں مگر اسے ناپسند کریں اور اپنے دلوں میں برا جانتے رہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

برائی کے انکار کے حوالہ سے مسلمانوں کے کئی درجے ہیں۔ کچھ تو وہ ہیں جن کے لیے برائی کو ہاتھ سے مٹانا واجب ہے 'مثلاً حکمران اور ان کے نائب جن کو یہ صلاحیت حاصل ہوتی ہے 'یا مثلاً والد کا اپنی اولاد سے 'آقا کا غلام سے اور شوہر کا اپنی بیوی سے معاملہ جب کی برائی کا مرتکب اس کے بغیر باز ہی نہ آتا ہو اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ جن کے لیے واجب ہے کہ برائی کی تردید کے لیے نصیحت وارشاد 'ممانعت اور احسن انداز میں دعوت کے طریق کار کو اختیار کریں اور ہاتھ اور قوت کو استعمال نہ کریں تاکہ فتنہ وفساد اور انار کی نہ پھیلے اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ برائی کو صرف دل سے برا جانیں کیونکہ انہیں اثر ورسوخ حاصل ہوتا ہے نہ وہ زبان ہی سے سمجھا سکتے ہیں۔ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((من راي منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطيع فبلسانه' فان لم يستطيع فبقلبه وذلك اضعف الايمان)) - (صحيح مسلم الايمان' باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان_____الخ: ح' ٤٩))

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے مٹا دے 'اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے سمجھا دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

اور اگر اس معاشرے میں جس میں وہ برائی پھیلی ہوئی ہو 'موجود رہنے کی صورت میں اس کے فتنہ میں مبتلا ہوجانے کا بھی کوئی خدشہ نہ ہو تو وہپ اسی معاشرے میں موجود رہے اور حسب استطاعت برائی کی تردید کرتا رہے ' بصورت دیگر اپنے دین کو بچانے کے لیے ان لوگوں کو چھوڑ دے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص314

محدث فتویٰ